مولای صلِّ وسلِّم دائمًا ابدًا — درسِ حدیث — علٰی حبیبک خیر الخلق کلّھم

حضرت اقدس پیر و مرشد مولانا سیّد حامد میاں صاحب کا مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدس کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ حضرت اقدس کے اِس فیض کو تاقیامت جاری و مقبول فرمائے، آمین۔

اللہ کی مرضی کے مقابلہ میں اپنی خواہش کو فنا کر ڈالنا
معاہدہ مسلمان اور کافر دونوں سے پورا کرنا ضروری ہے
دو طرح کے ''مجاہد'' اور دو طرح کے ''مہاجر''

(درس نمبر 16 کیسٹ نمبر 74 سائیڈ B 1987 - 08 - 23)

﴿ تخریج و تزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب ﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

حضرت آقائے نامدار ﷺ ایک دفعہ خطبہ دے رہے تھے تقریر فرما رہے تھے اُس میں فرمایا کہ لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَۃَ لَہٗ اُس آدمی کے پاس یا اُس آدمی کے ایمان کا اعتبار نہیں جس کے پاس دیانتداری نہ ہو امانتداری نہ ہو۔

وَلَا دِیْنَ لِمَنْ لَّا عَھْدَ لَہٗ [1] اور اُس آدمی کے دین کا بھی اعتبار نہیں کہ جو عہد کا پابند نہ ہو، وعدہ کرلے معاہدہ کرلے اور پابندی نہ کرے اُس کی، وہ بھی ایسے ہی ہے۔

---

[1] مشکوۃ شریف کتاب الایمان رقم الحدیث ۳۵

تو اُدھر تو اِرشاد فرمایا تھا کہ جو '' لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ '' کہہ لے وہ جنت میں چلا جائے گا ! اِدھر یہ ارشاد فرما رہے ہیں کہ جو اَمانتدار نہیں اُس کا دین ہی کوئی نہیں ! اور جس نے عہد کی پابندی نہیں کی اُس کا دین ہی کوئی نہیں ایمان نہیں ! تو دونوں چیزوں میں بظاہر ایسے لگتا ہے جیسے کہ میل نہ ہو (حالانکہ) یہ بات نہیں ہے بلکہ یہ ہے کہ مسلمان کو جو جو کام کرنے چاہئیں وہ بھی بتادیے اور یہ بھی بتایا کہ اعمال سے غافل نہ ہو۔

اور آدمی اگر یہ سمجھے کہ میں خدا کے حقوق ادا کردُوں تو بس کافی ہوگئے یہ غلط فہمی ہے اُس کی ! یہ امانتداری دُوسرے کا حق ہے خدا کا نہیں ہے بندوں کا ہے ! ! اور معاہدہ کرے اور اُس کی پابندی یہ بندوں کا حق ہے ! ! اور اُس میں آکے مسلمان بھی کافر بھی دونوں برابر ہو جاتے ہیں، یہ نہیں ہے کہ آپ نے مسلمان سے وعدہ کیا ہے تو پھر تو پورا کریں اور کافر سے کیا ہے تو پابند نہیں ہیں ایسے نہیں ہے بلکہ پابندی ضروری ہے ! ! !

بین الاقوامی معاہدے اور اِسلامی اُصول :

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ کا ہی قصہ ہے کہ ایک معاہدہ کی مدت ختم ہونے لگی تو اُنہوں نے لشکر کشی کا اِرادہ کیا اور لشکر لے کر روانہ ہوگئے، پیچھے سے ایک صاحب نے آواز دی کہ وَفَاءٌ لَاغَدْرٌ وَفَاءٌ لَاغَدْرٌ [1] اُنہوں نے بلایا اور بات سنی کہ کیا مطلب ہے اس کا کہ وفا کرو یعنی عہد پورا کرو غداری نہ کرو ! پھر اُنہوں نے بتایا کہ اگر کوئی لوگ آپ سے معاہدہ کرنے کے بعد مطمئن ہوں غفلت میں ہوں مغالطہ میں ہوں (اور اس خیال میں ہوں) کہ ہم معاہدہ (میں مزید توسیع) کرلیں گے اب وعدہ تقریبًا اس مہینے کے ختم پر ختم ہوجائے گا تو ختم ہوتے ہی حملہ اگر آپ کریں گے تو اچانک ہوگا اور اُن کے خیال کے خلاف ہوگا ! وہ اطمینان سے ہوں گے ! وہ سمجھتے ہوں گے کہ کوئی ایسی بات نہیں ہے خطرے کی اور آپ اُن کی غفلت سے فائدہ اُٹھائیں گے ! ! (اور اُن کی) وہ غفلت ہوگی آپ پر بھروسہ کی وجہ سے ہے اُس نے آپ پر بھروسہ کیا اس وجہ سے وہ غفلت میں ہیں ! ! ! تو یہ بھی ایک طرح سے بدعہدی ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا ہے ! لہٰذا ایسا نہ کریں (بلکہ)

[1] مشکوۃ شریف کتاب الجهاد رقم الحدیث ۳۹۸۰

اُنہیں پہلے بتلا دیں کہ آئندہ آپ معاہدہ نہیں کریں گے اُس کے بعد حملہ کریں پھر وہ غداری نہیں ہے ورنہ غداری ہوگی ! ! !

کلمہ گو دو قسم کے ہیں :

مسلمان کو یہ بتلایا گیا کہ جو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہہ لے گا جنت میں چلا جائے گا اس کے دو مطلب ہیں :
ایک یہ کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ (ﷺ) اس اقرار کے جو تقاضے ہیں وہ سارے پورے کرے تو جنت میں جائے گا ! اور ممکن ہے بلا حساب ہی چلا جائے ! !
اور دُوسرا مطلب یہ ہے کہ آخر کار جنت میں چلا جائے گا سزائیں وغیرہ بھگتنے کے بعد جو بھی کچھ حال گزرے وہ گزرنے کے بعد ! خدا پناہ میں رکھے وہاں کی ہر قسم کی تکلیف اور سزا سے، تو اُس سے گزر کر وہ پہنچے گا وہاں، جنت ہی میں پہنچے گا ! جنت میں جانے کا وہ مستحق بن چکا ہے یہ مقصد ہے رسول اللہ ﷺ کا ! دو میں سے ایک مقصد ہے گویا۔
یہ مطلب نہیں ہے کہ بس جس نے یہ کہہ لیا تو پھر ضرور جنت ہی میں جائے گا چاہے جو کرتا پھرے یہ نہیں ہے بلکہ بڑے سخت کلمات ہیں اور اُس میں یہ ہے کہ لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَۃَ لَہٗ اور لَا دِیْنَ لِمَنْ لَّا عَھْدَ لَہٗ امانت نہیں تو ایمان نہیں ، معاہدہ کی پابندی نہیں ہے تو دین نہیں ! اور ''دین'' کا مطلب ''اسلام'' ہے ﴿ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ ﴾ ﴿ وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ ﴾ تو دین اور اسلام ایک ہی معنٰی میں ہے۔

کامل مومن کی علامت :

مسلمان کون ہے ؟ حدیث شریف میں آتا ہے : مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ کامل مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دُوسرے مسلمان محفوظ رہیں وَالْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَہُ النَّاسُ عَلٰی دِمَائِھِمْ وَاَمْوَالِھِمْ [1] مومن وہ ہے جس سے لوگ مطمئن رہیں جان اور مال کے بارے میں وہ مطمئن ہیں کہ کوئی نقصان اس سے ہمیں نہیں پہنچے گا۔

---

[1] مشکوۃ شریف کتاب الایمان رقم الحدیث ۳۳

اوّل درجہ میدانِ جہاد :

اس میں آتا ہے یہ وَالْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهٗ فِیْ طَاعَةِ اللّٰهِ "مجاہد" کے ایک معنٰی تو وہ ہیں جو میدانِ جہاد میں جائے وہ تو اَوّلین درجہ ہے سب سے بلند درجہ ہے بہت مشکل ہر ایک کے بس کا بھی نہیں ہے صحت نہ ہو تو جوان کے بھی بس کا نہیں ! ! !

باقی فرمایا مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهٗ فِیْ طَاعَةِ اللّٰهِ جو اپنے نفس سے جہاد کرے اپنے نفس کے خلاف کر لے کہ اللہ کی اطاعت کا تقاضا یہ ہے اور میرے نفس (کی چاہت) کا تقاضہ یہ ہے تو اُس میں وہ اپنے نفس سے لڑے اور خدا کا حکم جو ہے وہ پورا کرنے کی پابندی کرے اور اُس کو ترجیح دے۔

اور مہاجر ! مہاجر تو اُس کو کہتے تھے کہ اسلام کی خاطر اپنا وطن چھوڑ کر آجائے مدینہ طیبہ۔ مہاجر کے اور معنی بھی ہیں ارشاد فرمایا وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ الْخَطَايَا وَالذُّنُوْبَ [1] جو گناہ کے کام چھوڑ دے جو غلطیاں کرنی چھوڑ دے وہ مہاجر ہے "هَجَرَ" کا معنی چھوڑا "مُهَاجِرْ" کا معنی وطن چھوڑ کر آنے والا، آپ نے اِرشاد فرمایا وطن چھوڑ کر آنے والا تو ہے ہی ہے۔ جو خطاؤں اور گناہوں سے بچے اور چھوڑ دے اُن کو کرنا وہ مہاجرِ کامل ہے ! تو ایمانِ کامل اُس کا جو اَمانتدار، ایمانِ کامل اُس کا جو بات کا اور عہد کا پابند ہو﴿ وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا ﴾ عہد جو ہے پورا کرنا پڑے گا کیونکہ اس کے بارے میں سوال ہوگا۔

دو طرح کے "مجاہد" :

اور اِدھر یہ بتلا دیا کہ "مہاجر" کے بھی دو ہی معنٰی سمجھ لو اور "مجاہد" کے بھی دو ہی معنی سمجھ لو۔ ایک وہ جو فی سبیل اللہ ہے (یعنی) میدانِ جہاد اور ایک وہ ہے جو میدانِ جہاد میں نہیں ہے (مگر) اپنے نفس سے لڑتا ہے، خدا کی اطاعت کا اور اپنے نفس کا جہاں ٹکراؤ ہو جائے تو وہاں اپنے نفس کو چھوڑ کر خدا کی اطاعت کرتا ہے۔

---

[1] مشکوۃ شریف کتاب الایمان رقم الحدیث ۳۴

دو طرح کے ''مہاجر'' :

اور مہاجر ! مہاجر کے معنی چھوڑنے والا ! تو ایک تو وہ معنٰی ہیں جو (دین اور ایمان کی خاطر) وطن چھوڑ دے ! ! اور دُوسرے معنٰی یہ ہیں کہ خطاء اور گناہ، یہ کام چھوڑ دے۔

اللہ کے لیے محبت اور نفرت کی وضاحت :

آقائے نامدار علیہ السلام نے فرمایا کہ مَنْ اَحَبَّ لِلّٰہِ وَ اَبْغَضَ لِلّٰہِ جس آدمی کی حالت یہ ہو جائے کہ کسی سے محبت ہے تو خدا کے لیے اور بغض ہے تو خدا کے لیے ! وہ نہ خوبصورت دیکھتا ہے اور نہ بدصورت دیکھتا ہے نہ غریب دیکھتا ہے نہ امیر دیکھتا ہے ! اُس کو یہ پسند ہے کہ وہ خدا کی اطاعت کر رہا ہے وہ نیک ہے اُس سے اُس کو محبت ہو جاتی ہے ! اور چاہے کتنا بھی خوبصورت ہو کتنا بھی مالدار ہو کتنا بھی بااثر ہو جب وہ گناہ کا کام کرتا ہے تو وہ اُسے پسند نہیں آتا اُس سے اُسے نفرت ہوتی ہے ! !

اور اگر گناہگار آدمی توبہ کر لیتا ہے تو اُس سے اُسے محبت ہو جاتی ہے ! ! تو اس کا مطلب یہ ہے کہ جو نفرت تھی اس آدمی سے وہ بھی خدا کے لیے ! جب اس نے توبہ کر لی گناہ کے کاموں سے تو محبت ہوگئی اس کا مطلب ہے خدا کے لیے ہوئی ! وَاَعْطٰی لِلّٰہِ وَ مَنَعَ لِلّٰہِ وہ خرچ بھی کرتا ہے خدا کی رضا کے لیے رُکتا بھی ہے تو خدا کی خوشنودی کے لیے فَقَدِ اسْتَکْمَلَ الْاِیْمَانَ [1] ایسے آدمی کو سمجھو کہ ایمان اُس نے مکمل کر لیا ! اپنے نفس کو ختم کر دیا درمیان سے ! معاملات جو بھی ہو رہے ہیں اُس کے ذریعے وہ وہ ہو رہے ہیں جو خدا نے بتائے ہیں ! اور جو اپنا نفس چاہتا ہے اُس کو اُس نے فنا کر دیا ! ! جو خدا کی مرضی ہے بس اُس پر وہ چلتا ہے کہ یہ ٹھیک ہے اور اسی طرح کرنا ہے، تو جو آدمی اپنے نفس کو بیچ میں سے بالکل ہٹا دے تو آقائے نامدار علیہ السلام فرماتے ہیں فَقَدِ اسْتَکْمَلَ الْاِیْمَانَ اُس نے اپنا ایمان مکمل کر لیا ! ! یہ کمالِ ایمان کی دلیل ہے ! ! !

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایمانِ کامل عطا فرمائے اپنی رضا سے نوازے اور آخرت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ نصیب فرمائے، آمین۔ اختتامی دُعا...............

---

[1] مشکوۃ شریف کتاب الایمان رقم الحدیث ۳۰